بدلتے سماجی روّیے اور ہماری ذمہ داریاں

حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان

بدلتے سماجی روّیے اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا آپکی لائی ہوئی شریعت کی بنیاد پر جو تہذیب وجود میں آئی اس نے وہ معاشرہ تشکیل دیا۔ جسکی پہچان ہی امن وانصاف اور دنیا و آخرت کی فلاح تھی۔ اسلامی اقدار وروایات پر عمل کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ سماجی رویے تشکیل پائے جو اسلامی معاشرے کی بنیاد بنے۔ جس نے اس وقت دنیا کو عملی طور پر امن اور فلاحی معاشرے کا نمونہ دکھایا۔ یہ تاریخ کی وہ حقیقت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔

انسانی معاشرے میں ترقی اور تنزلی کا عمل جاری رہتا ہے۔ اسی اصول کے تحت ماضی میں اسلامی معاشروں نے ترقی کی اور ایک لمبے عرصے تک کے لئے باعث رشک بنے رہے۔ مگر جب اسلامی تعلیمات نے اقدار وروایت سے اجتماعی روگردانی کی روش اختیار کی تو تنزلی کا وہ عمل شروع ہوا۔ جو اب اس انتہا تک جا پہنچا ہے کہ مثالی سماجی رویوں کا حامل وہ معاشرہ جو اسلامی تہذیب وتمدن سے آراستہ تھا ایک بے ہنگم اور مخلوط تہذیب کے حامل معاشرے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ جسکی کوئی واضح سمت نہیں ہے۔

اس صورت حال کے اسباب میں اسلام اور پاکستان کی دشمن قوتوں کا ایجنڈہ ہے جسکا بنیادی حدف اسلام کا معاشرتی نظام اور مسلم نوجوان ہیں اور اس ایجنڈے کو پورا کرنے کے لیے میڈیا اور خصوصاً سوشل میڈیا اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعے گلوبل ولیج کی مثبت اور منفی معلومات نوجوان نسل کی دسترس میں آ گئی ہیں۔ مادر پدر آزاد تہذیب کے پروردہ سماجی رویئے ترقی اور اظہار رائے کی آزادی کے نام پر ہمارے معاشرے میں تیزی سے سرایئت کر رہے ہیں۔ اکیسویں صدی کی تیز رفتار ٹیکنالوجی کو استعمال کر کے اسلام دشمن ایجنڈے کی حامل ملٹی نیشنل کمپنیوں کے کمرشلز نے اخلاقی اقدار کا جنازہ نکال دیا ہے۔ **جیسے چاہو جیو.. داغ تو اچھے ہوتے ہیں.... سب کہہ دو... اب کچھ نہیں چھپانے کو سب کچھ ہے دکھانے کو...** جیسے سلوگنز کے ذریعے مادہ پرستی، آزادانہ لذّت کے حصول، بے حیائی کی ترویج اور نوجوانوں کو اسلامی تہذیب سے دور کرنے کے ساتھ ساتھ اخلاق سے عاری رویوں کا عادی بنا رہے ہیں۔ آج نوجوانوں میں والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام مفقود ہے اعتماد اور آزادی کے نام پر بے حیائی فیشن بن چکی ہے جبکہ اسلام کا تو شعار ہی 'حیا' ہے۔

مشکواۃ کی حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ہر دین کا ایک شعار ہوتا ہے اور اسلام کا شعار حیا ہے''

یہ اسلامی شعار جس پر معاشرے کے اخلاقی نظام کا دارومدار ہے اباطل قوتوں کے نشانے پر ہے۔ جسکے لئے اب gender issues کی آڑ میں نوجوانوں کے اخلاق و کردار کی تباہی کے لئے قانون سازی کی جارہی ہے۔ سورۃ النسآء میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے ارادوں کو بیان فرمایا ہے کہ اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں لوگوں کو حکم دونگا اور وہ میرے حکم سے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کریں گے۔

اسی شیطانی ارادے کو پورا کرنے کے لئے تیسری جنس کے حقوق کی آڑ میں بے حیائی، ہم جنس پرستی اور صنفی بے راہ روی کو پھیلانے والے قوانین وضع کیے جارہے ہیں۔ جسمانی طور پر واضح صنفی شناخت رکھنے والے مرد اور عورتوں کو اس قانون کے ذریعے اختیار دیا جارہا ہے کہ اپنی حقیقی صنفی حیثیت کے بجائے دوسری صنف کی حیثیت سے اپنے آپ کو غیر مشروط طور پر نادرہ میں رجسٹر کرا سکتے ہیں۔ اندازہ لگایا جاسکتا ہے اس قانون سازی کے بعد مرد عورت بن کر اور عورت مرد بن کر جو صنفی بے راہ روی پھیلا سکیں گے اس کا نتیجہ خاندانی نظام کی تباہی ہلاکت خیز بیماریوں اور نت نئے مسائل کی شکل میں نکلیں گے۔ اسلام کا نظام حیا و عفت متاثر ہوگا۔ نکاح کے ذریعے بننے والے خاندانی نظام کو نقصان پہنچے گا اور اس کے نتیجے میں معاشرہ تباہی کی اس دلدل میں دھنستا جائے گا جس میں آج مغرب کا مادر پدر آزاد معاشرہ دھنس کر تباہی کا شکار ہو چکا ہے۔

یہ ساری صورتحال اگرچہ بہت خوفناک ہے مگر الحمدللہ ابھی خیر کا ایک بہت بڑا عنصر پاکستانی معاشرے میں موجود ہے اس ناپاک قانون سازی کے خلاف جماعت اسلامی اور دیگر اصحابِ خیر تنظیمیں اپنی بھرپور کوشش کررہی ہیں۔ مگر اب ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اس اہم ترین کام میں ہر قسم کے سیاسی اور گروہی اختلافات کو پس پشت ڈال کر میدانِ عمل میں اتریں اور اسلامی معاشرے کے خلاف ہونے والی ان کوششوں کو ناکام بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ کیونکہ:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیر ما. انفسھم

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

لہٰذا ضروری ہے کہ اسلام دشمنوں کی ان چالوں سے پوری طرح باخبر رہا جائے انھیں سمجھا جائے اور درست حکمتِ عملی کے ذریعے چالوں کو ناکام بنایا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ آبادی میں حقیقی مخنث افراد کی تعداد آٹے میں نمک سے بھی کم ہے انکے حقوق کے لیئے کوشش ضرور کی جائے انکی تعلیم وتربیت علاج معالجہ اور معاشی مسائل کے حل کے لیے کام کیا جائے نہ کہ انکی آڑ میں اباحیت وبدکاری کو فروغ دینے والے اقدامات کیئے جائیں۔ ہر طرح کے ذرائع ابلاغ اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری محسوس کریں۔

- LGBT جو اس ایجنڈے پر کام کرنے والی عالمی تنظیم ہے اسکے مواد سلوگنز، اشتہارات اور اشاروں کو میڈیا پر promotion نہ دی جائے اس پر پابندی عائد کی جائے۔
- نوجوان اور خواتین ہمارا مستقبل اور آئندہ نسلوں کے معمار ہیں لہٰذا اس حوالے سے ان میں شعور بیدار کرنے اور اسلامی معاشرتی اقدار کی برکتوں سے روشناس کرانے کے لیے وسیع پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔
- دورجدید کے چیلنجز سے نمٹنے کیلیئے بچوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت اور انکے عقائد کی درستگی کا کام کیا جائے۔
- نوجوانوں کے نفسیاتی مسائل کو سمجھا جائے اور انھیں حکمت اور شفقت سے حل کرنے اور کروانے کی طرف توجہ دی جائے۔
- پاکستان کے بے سمت تعلیمی نظام کی درستگی اہم ترین کام ہے اس سے بامقصد بنانے کے لیے نصاب کی درستگی کا کام ضروری ہے اسکے لیے سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمی اور ادارے تجاویز اور تعاون فراہم کریں۔
- قرآن وحدیث کی تعلیم، اسلام کی روشن تاریخ اور مشاہیرِ اسلام کی سیرتوں کو نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔
- اردو کو قومی زبان ہونے کی حیثیت سے ذریعہ تعلیم کا درجہ دلوایا جائے۔
- ان سارے کاموں کو کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی طرف رجوع کیا جائے اس سے مدد اور استعانت مانگی جائے۔
- اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدے کو پورا کرنے کے لیے اقتدار کے ایوانوں کے لیے ایسے امین اور اہل لوگوں کو منتخب کیا جائے جو قوم کے حقیقی خیر خواہ ہوں اور وطنِ عزیز کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا عزم رکھتے ہوں تاکہ پاکستان اور ہماری آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ اور روشن ہوسکے۔ کیونکہ:

اسلامی پاکستان ہی خوشحال پاکستان ہوگا انشاء اللہ

منجانب ویمن اینڈ فیملی کمیشن

حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان